52606 ـ كيا رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے تميم دارى رضى الله تعالى عنہ كو فلسطين ميں وقف عطا كيا تھا ؟

سوال

ميں نے سنا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فلسطين كا الخليل نامى علاقہ بنو تميم كو عطا كيا تھا، اور ان كے ليے اس كا معاہدہ بھى لكھا تھا اس كے گواہوں ميں عمر بن خطاب رضى اللہ تعالى عنہ بھى تھے، اور بنو تميم آج تك الخليل ميں بس رہے ہيں، اور اپنا وقف كا حق اپنے پاس ركھے ہوئے ہيں، كيا يہ بات صحيح ہے، باوجود اس كے كہ اس وقت فلسطين مسلمانوں كے پاس نہيں تھا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

كئى روايات ميں بيان ہوا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تميم دارى رضى اللہ تعالى عنہ كو بيت حبرون جسے آج الخليل كا نام ديا جاتا ہے، بطور عطيہ عطا كيا تھا.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى عنہ كہتے ہيں:

تميم بن اوس بن خارجۃ ابو رقيۃ الدارى رضى اللہ تعالى عنہ عثمان رضى اللہ تعالى عنہ كى شہادت كے بعد شام كى طرف منتقل ہو گئے اور بيت المقدس ميں رہائش اختيار كر لى، انہوں نے نو ھجرى ميں اسلام قبول كيا تھا.

يعقوب بن سفيان كہتے ہيں:

ان كا كوئى بيٹا نہيں تھا صرف ايك بيٹى تھى جس كا نام رقيۃ تھا.

اور كئى ايك طريق سے وارد ہے كہ نبىكريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں بيت حبرون نامى زمين عطا كى تھى.

ديكھيں: تھذيب التھذيب (1 / 449). اختصار كے ساتھ

اور معجم البلدان ميں ہے كہ:

بيت المقدس كے علاقہ ميں حبرون ايك بستى كا نام ہے جس ميں ابراہيم خليل عليہ السلام كى قبر ہے، جس پر الخليل

کا نام غالب آچکا ہے.

تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور ان سے درخواست کی کہ انہیں حبرون کا علاقہ دے دیا جائے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست منظور فرماتے ہوئے انہیں ایك خط لکھ دیا، جس میں تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمیم داری اور ان کے ساتھیوں کو دیا گیا ہے:

میں نے تمہیں بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ان کی ذمہ داری اور جو کچھ اس میں ہے تمہیں دیا، یہ خالص عطیہ ہے، اور یہ نافذ کر دیا گیا اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان اور ان کے بعد آنے والوں کے سپرد کر دیا گیا ہے.

لهذا جس نے بھی اس میں انہیں اذیت دی تو اس نے اللہ تعالی کو اذیت دی، اس پر ابوبکر بن ابی قحافہ اور عمر اور عثمان و علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین گواہ ہیں. اھـ اختصار کے ساتھ

دیکھیں: معجم البلدان (2 / 212).

اور اس وقت فلسطین مسلمانوں کے پاس نہ تھا، بلکہ رومیوں کی حکومت میں شامل تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فتح ہونے کے بعد ان کے لیے عطیہ کیا تھا، تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ان کے لیے ایك بشارت کی طرح تھی کہ اسے مسلمان فتح کریں گے.

اور پھر جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں فتح ہوا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ پورا کیا، تو اس علاقے کو تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی اولاد خیرات جس کی تحدید کردی تھی کے لیے وقف کر دیا.

فلسطین کی سرزمین پر اسلام کا یہ سب سے پہلا وقف تھا، مقدسی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب " احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" میں بیان کیا ہے کہ:

یہاں ایك مستقل مہمان خانہ ہے جس میں باوچی اور نان بائی اور خدم کرنے والے موجود ہیں، جو الخلیل شہر میں ہر آنے جانے اور اس کی زیارت کرنے والے کو زیتون کے تیل کے ساتھ کھانا پیش کرتے ہیں، اور یہ کھانا اور مہمان نوازی تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کے وقف میں سے ہے.

اور قلقشندی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

حمدانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اور خلیل علیہ السلام کا شہر بنو تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے معمور ہے، اور بنو تمیم کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا خط اور رقعہ موجود ہے، جو انہوں نےتمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کےبھائیوں کو بیت حبرون عطیہ کرنے کے متعلق لکھ کر دیا تھا، بیت حبرون وہ الخلیل شہراور اس کے کچھ علاقے ہیں.

دیکھیں: صبح الاعشی (1 / 47).

واللہ اعلم .